محاضرات حدیث

حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ

”حدیث لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے کلام کو کہا جاتا ہے“

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (سورۃ الطور)

خَيرُ الحَدِيثِ كتابُ الله (حدیث)

حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ

"اقوالُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعالُہ واحوالُہ وتقریراتُہ"

آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کے لئے لفظِ حدیث کے مخصوص کرلینے کا مأخذ خود رسول کرم ﷺ کے بعض ارشادات ہیں، جن میں خود آپ ﷺ نے اپنے اقوال وافعال کے لئے لفظِ حدیث استعمال فرمایا

"مَن حَفِظ علیٰ امتی اربعینَ حدیثاً فی امرِ دینھا بعثَہ اللہُ فقیھاً وکنتُ لہ

یوم القیامۃ شافعاً وشھیداً"

حدیث کے معنیٰ میں چند متقارب الفاظ

- حدیث کے معنی میں چند اور الفاظ مستعمل ہوتے ہیں؛یعنی روایؔت، اثؔر، خبرؔ اور سنّؔت۔
- ”روایت“ کا اطلاق حدیث کے لغوی معنیٰ میں ہوتا ہے یعنی کوئی بھی واقعہ یا کوئی بھی قول خواہ کسی کا ہو ”روایت“ کہلاتا ہے۔
- باقی چار الفاظ کے بارے میں اختلاف ہے۔

حدیث کے معنیٰ میں چند متقارب الفاظ

- بعض کے نزدیک حدیث صرف آپ ﷺ کے اقوال، افعال و احوال کو کہتے ہیں جبکہ ''خبر'' آپ ﷺ کے سوا دوسرے لوگوں کے اقوال و افعال کا نام ہے۔ جبکہ بعض کے نزدیک ''خبر'' عام ہے اور ''حدیث'' خاص ہے۔
- جمہور کے نزدیک ''اثر'' اور ''حدیث'' میں کوئی فرق نہیں البتہ بعض حضرات صحابہؓ اور تابعین کے اقوال و افعال کو ''اثر'' کہتے ہیں۔
- ''سنت'' کے بارے میں بعض کا خیال یہ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے صرف ''عمل'' کا نام ہے۔

علم حدیث کی تعریف وموضوع

"ھو علم یُعرَفُ بہ اقوالُ رسولِ اللہ و افعالُہ و احوالُہ"

وہ علم جس کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال معلوم ہوں (تحقیق کی جائے، جانچا جائے)۔

"ذاتُ الرسول اللہ ﷺ من حیث انہ رسول اللہ"

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اس حیثیت میں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

انواع علم حدیث

- ''علم روایت حدیث'' میں اس ذریعے یا وسیلے سے بحث ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارک سے لے کر ہم تک پہنچی ہے۔
- لہٰذا کسی حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ فلاں کتاب میں فلاں سند سے فلاں الفاظ کے ساتھ مروی ہے، یہ علم روایت حدیث ہے۔

انواع علم حدیث

- ”علم درایت حدیث“ میں زیادہ توجہ حدیث کے متن اور اس حصے پر ہوتی ہے جو رسول ﷺ کے ارشاد گرامی سے عبارت ہے اور یہ کہ اس کے معنی و مفہوم کیا ہیں اور یہ کس درجہ قابل قبول ہیں۔
- یعنی کوئی حدیث خبر واحد ہے یا مشہور، صحیح ہے یا ضعیف، اس کے راوی ثقہ ہیں یا غیر ثقہ، نیز اس حدیث سے کیا کیا احکام مستنبط ہوتے ہیں اور وہ شریعت کے عمومی اصول اور تصورات کے مطابق ہے کہ نہیں، یہ سب علم درایت حدیث کا موضوع ہے۔

حجیتِ حدیث

- امت محمدیہ علیٰ صاحبا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے کہ "حدیث" قرآن کریم کے بعد دین کا "دوسرا" اہم ماخذ ہے۔
- بیسویں صدی کے آغاز میں کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بیحد مرعوب تھا، جس کے خیال میں دنیا میں ترقی بغیر تقلید مغرب کے حاصل نہیں ہو سکتی۔
- احادیث میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایسی مفصل ہدایات موجود ہیں جو مغربی افکار سے صراحتہً متصادم ہیں، چنانچہ اس طبقہ کے بعض افراد نے حدیث کو حجت ماننے سے انکار کیا۔

منکرین حدیث کے تین نظریات

- رسول کریم ﷺ کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا، اطاعت صرف قرآن کی واجب ہے، آپ ﷺ کی اطاعت ''من حیث الرسول'' نہ صحابہؓ پر واجب تھی اور نہ ہم پر، اور وحی صرف متلو ہے غیر متلو کوئی چیز نہیں، نیز قرآن کو سمجھنے کے لئے حدیث کی حاجت نہیں۔
- آنحضرت ﷺ کے ارشادات صحابہؓ پر تو حجت تھے لیکن ہم پر نہیں۔
- موجودہ احادیث ہمارے پاس قابلِ اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں، اس لئے ہم انہیں ماننے کے مکلف نہیں۔

نظریہ اُولیٰ کی تردید

- رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرة129)
- وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل44)
- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء59)
- فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء65)

نظریہ اُولیٰ کی تردید... چند عقلی دلائل

- قرآن حکیم میں جو احکامات دیئے گئے ہیں اُن میں سے بعض احکام نہایت وضاحت سے بیان ہوئے ہیں جیسے قانون وراثت، قانون شہادت، قانون حدود، ایمانیات اور اخلاقیات۔
- البتہ بعض احکام ایسے ہیں جنہیں مجمل بیان کیا گیا ہے، ان احکام کی تفصیلات اور عمل کے طریقے احادیث نے بتائے ہیں۔
- وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ..... اگر احادیث حجت نہیں ہیں تو اس پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

نظریہ اُولیٰ کی تردید...چند عقلی دلائل

- مشرکین کی خواہش تھی کہ کتاب اللہ کو بواسطہ رسول کے بجائے براہ راست ہم پر اتارا جائے، ظاہر ہے کہ اس صورت میں معجزہ بھی زیادہ ظاہر ہوتا اور مشرکین کے ایمان لانے کی امید بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ اختیار نہیں فرمایا..... اگر احادیث حجت نہیں تو رسول کے بھیجنے پر کیوں اصرار کیا گیا؟
- تمام امت بلا استثناء احادیث کو حجت مانتی آئی ہے۔ چودہ سو سال میں کوئی اسلام کو سمجھنے والا پیدا نہیں ہوا؟ کیا ایسا دین قابل اتباع ہو سکتا ہے؟

منکرین حدیث کے دلائل

- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
- قرآن کریم کے بعض مضامین کا مقصد خوفِ خدا، فکر آخرت، انابت الی اللہ پیدا کرنا اور نصیحت کی باتیں کرنا ہیں جبکہ بعض میں احکام و شرائع اور اُن کے اصول بیان فرمائے گئے ہیں، اس آیت کا تعلق پہلی قسم کے مضامین سے ہے نہ کہ دوسری۔
- منکرین حدیث کہتے ہیں کہ قرآن نے جگہ جگہ اپنی آیات کو "بینات" قرار دیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ توضیح کی ضرورت نہیں!
- یہ مضمون ہمیشہ بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت سے متعلق لایا گیا ہے۔

منکرین حدیث کے دلائل

- منکرین حدیث اُن واقعات سے بھی استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کے کسی عمل پر قرآن کریم میں عتاب نازل ہوا مثلاً غزوہ بدر میں قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دینا، گویا یہاں قرآن نے تصریح کردی کہ آپ ﷺ کا فیصلہ رضاء خداوندی کے موافق نہ تھا، تو آپ کے اقوال وافعال کو علی الاطلاق کیسے حجت کہا جاسکتا ہے؟
- غور کیا جائے تو یہی واقعہ حجیت حدیث کی دلیل ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کو تو تنبیہ فرمائی گئی لیکن صحابہؓ پر کوئی عتاب نہ ہوا کہ اس فیصلے میں آپ ﷺ کی اتباع کیوں کی؟

نظریہ ثانیہ کی تردید

- قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف158)
- وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء107)
- وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا (سبا28)
- فہم قرآن کے لئے اگر تعلیم رسول کی حاجت نہیں تو رسول کو بھیجا کیوں گیا؟
- اگر ہے تو صحابہؓ کو تو تعلیم کی حاجت ہو اور ہمیں نہ ہو!

نظریہ ثالثہ کی تردید

- ہم تک قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث آئی ہے!
- منکرین حدیث کی دلیل... قرآن نے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ کہہ کر اپنی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔
- پہلا جواب... یہ آیت بھی تو ہم تک انہی واسطوں سے پہنچی ہے جو بقول آپ کے ناقابلِ اعتماد ہیں!
- دوسرا جواب... قرآن نام ہے الفاظ اور معنی دونوں کا، اس لیے یہاں صرف الفاظِ قرآن کی نہیں بلکہ معانیِ قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے۔

حفاظتِ حدیث کے تین ذرائع

- حفظِ روایت
  - پہلا طریقہ حدیث کو یاد کرنا ہے جو اُس دور کے لحاظ سے انتہائی قابلِ اعتماد تھا... عربوں کو اللہ نے غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا!
- تعامل
  - صحابہؓ آپ ﷺ کے اقوال وافعال پر عمل کر کے اُسے یاد کرتے تھے... ھٰکذا رأیتُ رسول اللہ ﷺ یفعلُ

حفاظتِ حدیث کے تین ذرائع

- کتابتِ حدیث
  - متفرق طور سے احادیث کو قلمبند کرنا
  - کسی ایک شخصی صحیفہ میں احادیث کو جمع کرنا جس کی حیثیت ذاتی یادداشت کی ہو
  - احادیث کو کتابی صورت میں بغیر تبویب کے جمع کرنا
  - احایث کو کتابی صورت میں تبویب کے ساتھ جمع کرنا

کیا عہدِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم میں کتابتِ حدیث رائج نہیں تھی؟

- لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه ...
  - یہ ممانعت ابتداءِ اسلام میں تھی جبکہ قرآن کریم کسی ایک نسخہ میں مدون نہ ہوا تھا۔
  - صحابہؓ کرام ابھی اسلوبِ قرآن سے اتنے مانوس نہ تھے۔
- ... وحدثو عنی ولا حرج ومن کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار

عہد رسالت ﷺ میں کتابتِ حدیث کی چند مثالیں

- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت... اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا حق
- حضرت انسؓ کی روایت... قیدوا العلم بالکتاب
- حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت... اکتبوا لابی شاہ
- حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں... فانہ کان یکتب ولا اکتب

صحابہ کرامؓ کے انفرادی مجموعے

- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا ''الصحیفۃ الصادقۃ''، یہ عہد صحابہؓ کے حدیثی مجموعوں میں سب سے ضخیم تھا۔
- حضرت علیؓ کا مجموعہ، اس میں دیات، فدیہ اور قصاص اور زکوٰۃ سے متعلق احادیث تھیں۔
- کتاب الصدقہ جسے آپ ﷺ نے خود املاء کروایا تھا، اس میں زکوٰۃ، صدقات اور عشر وغیرہ کے احکام تھے۔
- صحف انس بن مالکؓ، صحیفہ عمرو بن حزم، صحیفہ ابن عباسؓ، صحیفہ ابن مسعودؓ، صحیفہ جابر بن عبداللہؓ، صحیفہ سمرہ بن جندبؓ۔

پہلی اور دوسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث

- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دورِ خلافت میں سرکاری سطح پر تدوینِ حدیث کا کام شروع ہوا۔
- پہلی صدی ہجری کی کتبِ حدیث: کتب ابی بکرؒ، رسالہ سالم بن عبد اللہ، دفاتر الزہری، ابواب الشعبیؒ۔
- دوسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث کا کام اور زیادہ قوت سے ہوا، اُس دور کی کتب کی تعداد بیس سے زیادہ ہے۔
- کتاب الآثار لابی حنیفہؒ، الموَطا للامام مالکؒ، جامع سفیان ثوریؒ، کتاب الزہد لعبد اللہ بن مبارکؒ۔

تیسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث

- تیسری صدی میں تدوینِ حدیث کا کام اپنے شباب کو پہنچ گیا، اسانید طویل ہو گئیں، ایک ایک حدیث کئی طریقوں سے روایت کی گئی، فنِ حدیث پر لکھی ہوئی کتابیں نئی نئی ترتیب اور تبویب کے ساتھ وجود میں آئیں۔
- اسماء رجال کے علم نے باقاعدہ صورت اختیار کرلی اور اس پر متعدد کتابیں لکھی گئیں۔
- اسی دور میں صحاح ستہ کی تالیف ہوئی جن کے علاوہ مسند احمدؒ، مصنَف عبد الرزاقؒ، مصنف ابی شیبہؒ، المستدرک للحاکمؒ، معجم طبرانیؒ، سنن للبیھقی، سنن الدار قطنی شامل ہیں۔

کتب احادیث کی اقسام

- احادیث کے تمام مجموعوں میں جو موضوعات بیان ہوئے ہیں، ان کو ہم دس قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ بعض نے ان کو آٹھ میں تقسیم کیا ہے اور یہ ابوابِ ثمانیہ کہلاتے ہیں۔

- عقائد
- تفسیر
- تاریخ و سیَر
- فتن
- احکام
- آداب و اخلاق
- مناقب و مثالب
- اشراط الساعۃ

کتب حدیث کی اقسام

- ”جامع“ حدیث کی وہ کتاب جس میں مذکورہ بالا تمام موضوعات پر احادیث بیان کی گئی ہوں، یعنی تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیَر، فتن، علاماتِ قیامت وغیرہ۔
  - صحیح بخاری / جامع ترمذی / صحیح مسلم
- ”سُنَن“ حدیث کی وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہو۔(ابواب / مصَنف)
  - سنن ابو داؤد / سنن نَسائی / سنن ابن ماجہ

کتب حدیث کی اقسام

- ’’مُسنَد‘‘ حدیث کی وہ کتاب جس میں احادیث کو صحابہ کرامؓ کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہو خواہ کسی باب سے متعلق ہوں۔
  - مسند امام احمد / مسند دارمی
- ’’مُعجَم‘‘ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی محدث نے اپنے شیوخ اور اساتذہ کی ترتیب سے احادیث کو جمع کیا ہو۔
  - دوسری تعریف: جس میں حروف تہجی کی ترتیب قائم کی گئی ہو۔
  - معجم طبرانی

کتب حدیث کی اقسام

- ”مُستَدرَک“ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی اُن رہی ہوئی احادیث کو جمع کیا گیا ہو جو مذکورہ کتاب کی شرائط کے مطابق ہو۔
  - مستدرک حاکم علی الصحیحین
- ”مُستَخرَج“ وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی احادیث کو ایسی سند روایت کیا ہو جس میں اُس مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو۔
  - مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم

کتب حدیث کی اقسام

- ” جزء“ حدیث کی وہ کتاب جس میں صرف ایک جزوی مسئلہ سے متعلق احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔
  - جزء القراء / جزء رفع الیدین للبخاریؒ
- ”مُفرَد و غریب“ حدیث کی وہ کتاب جس میں صرف ایک شخص کی مرویات یا تفردات کو جمع کیا گیا ہو۔
- ”مشیخہ“ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک محدث یا چند شیوخ کی احادیث جمع کی گئی ہوں۔

اقسام تحملِ حدیث

- ”السِماع “اس کا مطلب ہے کہ استاذ حدیث پڑھے اور شاگرد سنے۔
- ”القراءۃعلی الشیخ“ یعنی شاگرد حدیث پڑھے اور استاذ سنے۔
  - امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ”سماع“ افضل ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ”قراءۃ“ افضل ہے
- ”المراسلة“ یا ”المکاتبة“ یعنی خط میں لکھ کر کسی کے پاس روایت بھیجنا۔
  - اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں شاگرد کے لئے روایت کرنا شیخ کی اجازت کے بغیر جائز ہے یا نہیں؟

اقسام تحملِ حدیث

- "المُناوَلۃ " یعنی شیخ اپنی مرویات کا مجموعہ شاگرد کے حوالے کرے۔
  - اس میں اختلاف ہے کہ شیخ کی اجازت کے بغیر روایت کرنا جائز ہے یا نہیں؟
- "الوَجادۃ " یعنی کسی شیخ کی مرویات کے مجموعہ کا شیخ کے علاوہ کسی اور طریقے سے مل جانا۔
  - اس کے بارے میں اکثر محدثین کا مسلک ہے کہ اس سے روایت جائز نہیں۔

راوی کی شرائط

- ”اسلام“

  - سب سے بنیادی شرط راوی کا مسلمان ہونا ہے۔
  - اگر اسلام میں داخل ہونے سے قبل کا کوئی واقعہ یا ارشاد نقل کرے؟
  - صحابہؓ کے علاوہ بقیہ راویوں کی روایت قابلِ قبول نہیں۔

راوی کی شرائط

- ”عدالت“
  - عدالت کی کم از کم سطح ”جس شخص کی اچھائیاں اس کی کمزوریوں پر غالب ہوں وہ عادل ہے“۔
  - اس کی شخصیت و کردار میں اخلاق اور مروت کے خلاف کوئی بات نہ پائی جائے۔ حدیث کے راوی میں اخلاق، مروت، وقار اور سنجیدگی کا اعلیٰ معیار پایا جاتا ہو۔
  - مزید یہ کہ دینی معاملات میں فرائض کی پابندی اور محرمات سے اجتناب میں وہ ایک معیاری کردار کا انسان ہو۔

راوی کی شرائط

- ”عاقل اور سمجھ دار“
  - تدین اور تقوٰی کے ساتھ عقل اور فہم میں بھی وہ اونچے درجے کا انسان ہو۔
  - جو بات سنی اس کو سمجھا ہو، یاد رکھا ہو اور پوری سمجھ کے ساتھ اس کو دہرایا ہو کہ کس سیاق وسباق کے ساتھ یہ بات ارشاد فرمائی گئی تھی اور اس کا مفہوم کیا تھا۔
  - اگر عاقل ہونے سے قبل کا کوئی واقعہ یا ارشاد نقل کرے؟

راوی کی شرائط

- ”ضبط“
  - جو کچھ سنا اس کو پوری طرح یاد رکھا، پھر وہ بات ہمیشہ اس کی یادداشت میں محفوظ رہی۔
  - کبھی بھلایا نہیں، کبھی التباس نہیں ہوا، کبھی شک نہیں ہوا... تحمل سے لے کر ادا تک ضبط باقی رہا ہو، کسی مرحلے پر کمزوری یا خلل واقع نہ ہوا ہو... اس بات کی تحقیق اور تعین سب سے مشکل کام ہے۔
  - روای کا ضبط کس عمر سے کس عمر تک رہا... حافظے کے تاریخ اور اس بات کی تحقیق کہ یادداشت فلاں سن تک ٹھیک تھی۔

سند اور متن کی شرائط

- " اتصالِ سند"
  - محدث سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک متصل سند، کوئی سلسلہ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔
- "شاذ نہ ہونا"
  - کوئی ثقہ اور مستند راوی ایسی چیز بیان کرے جو عام رواۃ کی روایت کردہ روایات کے خلاف ہو۔

سند اور متن کی شرائط

- ”کوئی چھپی ہوئی داخلی علت نہ ہو“

- کوئی ایسی کمزوری جو بظاہر نہ روایت میں نظر آتی ہے نہ متن متن میں، اور ہم جیسے عامی کو اس کا پتہ نہیں چلتا، لیکن ایک ماہر فن جو علم حدیث کا امام ہو اور علم حدیث کی نزاکتوں کی جزوی اور کلی تفصیلات سے واقف ہو، وہ جان لیتا ہے۔

احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول و قواعد

- پہلا قاعدہ
- بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ احادیثِ صحیحہ صرف صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں منحصر ہیں، نیز جو حدیث صحیحین میں نہیں وہ لازماً کمزور ہوگی......... یہ خیال بلکل غلط ہے..!
- کسی حدیث کی صحت کا اعتبار اس کے بخاری یا مسلم میں ہونے پر نہیں، بلکہ اس کی سند پر ہے۔
- خود امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں احادیثِ صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا۔

احادیث کی تصحیح وتضعیف کے اصول وقواعد

- دوسرا قاعدہ

- احادیث کی تصحیح وتضعیف انتہائی نازک کام ہے، جس کے لئے انتہائی وسیع اور عمیق علم کی ضرورت ہے،لہذا اس کے اہل وہی لوگ ہیں جو اس علم میں اجتہاد کے درجہ پر فائز ہیں۔

- بعض اوقات ایک ہی حدیث یا راوی کے بارے میں محدثین کے مختلف اقوال ملتے ہیں بعض حضرات اس کی تضعیف کرتے ہیں بعض توثیق۔

احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول و قواعد

- تیسرا قاعدہ
  - احادیث کی تصحیح و تضعیف ایک اجتہادی معاملہ ہے، اور ایسی صورت میں کسی بھی مجتہد پر کوئی ملامت نہیں۔
  - کسی مجتہد کا کسی حدیث سے استدلال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حدیث اُس کے نزدیک قابل استدلال ہے، لہذا اس کے مقابلے پر کسی دوسرے مجتہد کا یہ قول پیش کرنا درست نہیں کہ وہ حدیث نا قابلِ استدلال ہے۔
  - کیونکہ ایک مجتہد کا قول دوسرے مجتہد کے خلاف حجت نہیں ہوتا۔

احادیث کی تصحیح وتضعیف کے اصول و قواعد

- چوتھا قاعدہ

- بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی متقدم محدث و مجتہد کو ایک حدیث بلکل صحیح سند سے پہنچی، لیکن اُن کے بعد اس حدیث کی سند میں کوئی ضعیف راوی آگیا، چنانچہ بعد کے لوگ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

- اسی وجہ سے یہ ضروری نہیں کہ کہ جو حدیث امام بخاریؒ کے زمانے میں ضعیف قرار دی گئی ہو، وہ پہلے زمانے میں بھی ضعیف رہی ہو۔

احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول و قواعد

- پانچواں قاعدہ
  - جب ہم کسی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الأمر میں بھی یقیناً صحیح ہو۔
  - بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح کی وہ فنی شرائط موجود ہیں جو محدثین نے صحیح کے لئے مقرر کی ہیں، لہذا ظنِ غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ نفس الأمر میں بھی صحیح ہو گی۔

احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول و قواعد

- اسی طرح جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں حدیث ضعیف ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الأمر میں بھی جھوٹی ہے۔
- بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح کی فنی شرائط نہیں پائی جاتیں جن کی وجہ سے وہ اتنی قابلِ اعتماد نہیں کہ اس پر کسی شرعی مسئلے کی بنیاد رکھی جاسکے۔
- البتہ یہ احتمال موجود ہے کہ ضعیف راوی نے بلکل سچی بات نقل کی ہو۔

احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول و قواعد

- بسا اوقات کوئی مجتہد دلائلِ قویہ کی بنیاد پر ضعیف احتمال کو راجح قرار دے کر حدیثِ صحیح کو ترک کر دیتا ہے، لیکن اس صورت میں اس کو حدیثِ صحیح کا تارک یا حدیثِ ضعیف پر عامل نہیں کہا جا سکتا۔
- امام ترمذیؒ نے کتاب العلل میں لکھا ہے کہ میری کتاب میں دو حدیثیں ایسی ہیں جن پر کسی فقیہ کا عمل نہیں۔